

وَمَا اَبْرِئُ نَفْسِي ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَا مَارَاةً بِالسُّوءِ

اور میں اپنے نفس کی برأت (کا دعویٰ) نہیں کرتا، بیشک نفس تو برائی کا بہت ہی حکم دینے والا ہے سوائے

اِلَّا مَا رَاحِمَ رَبِّي ۖ اِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ

اس کے جس پر میرا رحم فرمادے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے ۵ اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس

الْمَلِكُ اسْتَوْنِي بِهٖ ۚ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۚ فَلَمَّا كَلَبَهُ قَال

لے آؤ کہ میں انہیں اپنے لئے (مشیر) خاص کر لوں، سو جب بادشاہ نے آپ سے (بالشافہ) گفتگو کی (تو نہایت متاثر ہوا اور) کہنے لگا:

اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ

(اے یوسف!) بیشک آپ آج سے ہمارے ہاں مقتدر (اور) معتمد ہیں ☆☆ یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: ☆☆ مجھے سرزمین (مصر) کے

خَزَايِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْهٖم ۚ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا

خزانوں پر (وزیر اور امین) مقرر کردہ، بیشک میں (ان کی) خوب حفاظت کرنے والا (اور اقتصادی امور کا) خوب جاننے والا ہوں ۵ اور اس

لِيُوسِفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَّبِعُوْا مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ

طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو ملک (مصر) میں اقتدار بخشا (تاکہ) اس میں جہاں چاہیں رہیں۔ ہم جسے

بِرَحْمَتِنَا مِنْ شَآءٍ وَلَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا جُرْ

چاہتے ہیں اپنی رحمت سے سرفراز فرماتے ہیں اور نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۵ اور یقیناً

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَجَآءَ

آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو ایمان لائے اور روش تقویٰ پر گامزن رہے ۵ اور (قحط کے زمانہ میں) یوسف

اٰخُوهُ يُوسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ

(علیہ السلام) کے بھائی (غلہ لینے کے لئے مصر) آئے تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف (علیہ السلام) نے انہیں پہچان لیا اور وہ

مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ اسْتَوْنِي

انہیں نہ پہچان سکے ۵ اور جب یوسف (علیہ السلام) نے ان کا سامان (زاد و متاع) انہیں مہیا کر دیا (تو) فرمایا: اپنے